بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ
عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

فون نمبر ۹۴

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

برائے خطبہ نمبر ۲۸

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

یوم ہفتہ

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت فی پرچہ ۲۰ پیسے

جلد ۲۵/۶۰	۱۴ جمادی الثانی ۱۳۹۱ھ، ۷ ظہور ۱۳۵۰ ہش، ۷ اگست ۱۹۷۱ء	نمبر ۱۸۲

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حسناتِ دارین کی دعا کا مفہوم یہ ہے کہ خدا دنیا و آخرت میں ہر ایک بلا سے محفوظ رکھے

اگر انسان کو دنیا کا حسنہ مل جائے تو وہ آخرت کے لئے نیک فال ہے

عشاء کی نماز سے قبل جب حضرت اقدس نے مجلس فرمائی تو سید ابو سعید صاحب عرب نے حضرت اقدس کی خدمت میں عرض کی کہ دعا رَبَّنَا اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَۃً وَّفِی الْاٰخِرَۃِ حَسَنَۃً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ کے کیا معنے ہیں اور اس سے کیا مراد ہے۔

حضرت اقدس نے فرمایا

"انسان اپنے نفس کی خوشحالی کے واسطے دو چیزوں کا محتاج ہے۔ ایک دنیا کی مختصر زندگی اور اس میں جو کچھ مصائب شدائد ابتلاء وغیرہ اسے پیش آتے ہیں ان سے امن میں رہے۔ دوسرے فسق و فجور اور روحانی بیماریاں جو اسے خدا سے دور کرتی ہیں ان سے نجات پاوے تو دنیا کا حسنہ یہ ہے کہ کیا جسمانی اور کیا روحانی دونو طور پر ہر ایک بلا اور گندی زندگی اور ذلت سے محفوظ رہے خُلِقَ الْاِنْسَانُ ضَعِیْفًا۔ ایک ناخن میں ہی درد ہو تو زندگی بیزار ہو جاتی ہے۔ میری زبان کے نیچے ذرا درد ہے اس سے سخت تکلیف ہے اسی طرح جب انسان کی زندگی خراب ہوتی ہے جیسے بازاری عورتوں کا گروہ کہ ان کی زندگی کیسی ظلمت سے بھری ہوئی اور بہائم کی طرح ہے کہ خدا اور آخرت کی کوئی خبر نہیں۔ تو دنیا کا حسنہ یہی ہے کہ خدا ہر ایک پہلو سے خواہ وہ دنیا کا ہو خواہ آخرت کا ہر ایک بلا سے محفوظ رکھے اور فِی الْاٰخِرَۃِ حَسَنَۃً میں جو آخرت کا پہلو ہے وہ بھی دنیا کے حسنہ کا ثمرہ ہے۔ اگر دنیا کا حسنہ انسان کو مل جاوے تو وہ فال نیک آخرت کے واسطے ہے۔ یہ غلط ہے جو لوگ کہتے ہیں کہ دنیا کا حسنہ کیا مانگنا ہے آخرت کی بھلائی ہی مانگو صحت جسمانی وغیرہ ایسے امور ہیں جن سے انسان کو آرام ملتا ہے اور اس کے ذریعہ سے وہ آخرت کے لئے کچھ کر سکتا ہے۔"

(ملفوظات جلد چہارم صفحہ ۲۰۲-۲۰۳)

اخبار احمدیہ

ربوہ ۷ ظہور۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق اسلام آباد سے یہ اطلاع موصول ہوئی ہے کہ

حضور اقدس کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے الحمد للہ

احباب جماعت توجہ اور التزام کے ساتھ حضور کی صحت کاملہ و عاجلہ کیلئے دعائیں جاری رکھیں۔

ربوہ ۷ ظہور۔ محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب جو چند دنوں کے لئے سندھ گئے ہوئے تھے بخیریت واپس تشریف لے آئے ہیں۔

محترم مرزا عبد الحق صاحب ایڈووکیٹ سرگودھا امیر جماعت ہائے احمدیہ صوبہ پنجاب مطلع فرماتے ہیں کہ وہ راولپنڈی۔ اسلام آباد اور ایبٹ آباد وغیرہ کے سفر پہ تشریف لے جا رہے ہیں آپ اس مہینہ کے آخر میں انشاء اللہ واپس سرگودھا پہنچیں گے اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ سفر و حضر میں آپ کا حافظ و ناصر ہو۔ آمین۔

محترم حکیم سید پیر احمد شاہ صاحب آف سیالکوٹ جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابی ہیں مثانہ کی پتھری کے باعث بہت بیمار ہیں آپ میو ہسپتال لاہور میں داخل ہیں احباب سے ان کی شفایابی کے لئے درخواست دعا ہے

(خاکسار ابو العطاء)

محترم ڈاکٹر محمد زبیر صاحب لکھنوی حال کراچی چند یوم سے بہت بیمار ہیں انہیں شدید کھانسی کی شکایت ہے احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں صحتِ کاملہ عطا فرمائے۔

تعلیم الاسلام کالج کی افتتاحی تقریب پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی خصوصی دعائیں

تعلیم الاسلام کالج کی افتتاحی تقریب منعقدہ ۲۸ مئی ۱۹۰۵ء میں سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام ناسازی طبع کے باعث تشریف نہ لا سکے مگر حضور نے فرمایا۔

"جب افتتاح کا وقت ہوگا تو میں بیت الدعا میں جا کر دعا کروں گا۔"

افتتاحی تقریب کے دوران حضور اقدسؑ اس ادارہ کے لئے دعائیں فرماتے رہے۔ بعد میں ارشاد فرمایا۔

"اس کالج کے لئے بہت دعا کی ہے اللہ تعالیٰ قبول فرمائے۔"

۱۳ مارچ ۱۹۶۶ء کو تعلیم الاسلام کالج کی سالانہ کانووکیشن کے صدارتی خطبہ میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا۔

"اللہ تعالیٰ نے پہلے دن سے ہی محض اپنے فضل سے اس درسگاہ کی خدمت کی توفیق عطا فرمائی اور میں عینی گواہ ہوں کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی دعاؤں کا جو ورثہ ہم نے حاصل کیا اس کے اور حضرت المصلح الموعودؓ کی قوتِ قدسیہ کے طفیل یہ ادارہ اللہ تعالیٰ کی محسنانہ شفقتوں کا ہمیشہ آماجگاہ رہا ہے۔"

عنقریب میٹرک کے نتیجہ کا اعلان ہونے والا ہے۔ نتیجہ کے دس روز بعد فرسٹ ایئر میڈیکل نان میڈیکل اور آرٹس میں داخلہ شروع ہو جائے گا۔ داخلہ فارم اور پراسپکٹس کالج آفس سے حاصل کئے جا سکتے ہیں۔

(پرنسپل تعلیم الاسلام کالج ربوہ)

(مسعود احمد پبلشر و ایڈیٹر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ سے چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا)

حدیث النبی صلی اللہ علیہ وسلم

Digitized by Khilafat Library Rabwah

آنحضرتؐ کی طرف سے گھوڑا پالنے کیلئے ایک قطعہ زمین کی عطا

عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَقْطَعَ الزُّبَیْرَ۔ حَضَرَ فَرَسِہٖ بِاَرْضٍ یُقَالُ لَھَا ثَرِیْرٌ۔ فَاَجْرَی الْفَرَسَ حَتّٰی قَامَ ثُمَّ رَمٰی بِسَوْطِہٖ۔ فَقَالَ اَعْطُوْہُ حَیْثُ بَلَغَ السَّوْطُ"

(مسند احمد بن حنبل جلد ۲ ص ۱۵۶)

ترجمہ:- حضرت عبد اللہ ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت زبیرؓ کو (گھوڑا پالنے کے لئے) زمین کا ایک قطعہ عطا فرمایا۔ حضرت زبیرؓ نے ایک قطعۂ زمین میں جس کا نام ثریر تھا اپنا گھوڑا دوڑایا یہاں تک کہ وہ خود بخود رک گیا پھر انہوں نے اپنا کوڑا پھینکا۔ آنحضرتؐ نے ارشاد فرمایا جہاں تک اس کا کوڑا پہنچا ہے وہیں تک اسے (گھوڑا پالنے کے لئے) زمین دے دو۔

تشریح:- اس اہم روایت سے دو باتیں کمال صفائی اور وضاحت سے ثابت ہوتی ہیں:-

اوّل: آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالےٰ نے بادشاہت کا تاج پہنایا تھا۔ آپ نے بادشاہت کے سب فرائض ادا کئے اور سب سے بڑھ کر ادا کئے لیکن خود کبھی بادشاہ ہونے کے حقوق نہ لئے نہ تاج و تخت بنوایا نہ سکہ جاری کیا نہ ولی عہد مقرر کیا نہ اپنے لئے بادشاہ کا لفظ استعمال کرنا گوارا فرمایا حتی کہ اپنی تدفین کے لئے دوسروں کی زمین کی بجائے اپنا حجرہ مبارکہ مخصوص کر دیا۔ ایک طرف اس درجہ استغناء اور فقر اور دوسری طرف رعایا میں اموال کی یہ بے دریغ تقسیم حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا زبردست اخلاقی معجزہ اور فیضانِ محمدیت پر محکم برہان ہے حضرت مہدی معہود علیہ السلام فرماتے ہیں ؎

آنکہ در جود و سخا ابر بہار
آنکہ در فیض و عطا یک خاورے
آں رحیم و رحم حق را آیتے
آں کریم و جودِ حق را مظہرے

(ہمارے رسول اکرمؐ بخشش اور سخاوت میں ابر بہار اور فیض و عطا میں سورج ہیں آپ رحیم اور رحمتِ حق کا نشان ہیں آپ کریم اور بخششِ خداوندی کے مظہر ہیں)

دوم: آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا گھوڑا پالنے کے لئے وسیع و عریض زمین عطا فرمانا اس امر کی ناقابل تردید اور فعلی شہادت ہے کہ اسلامی حکومت کے سربراہ کی آئینی ذمہ داری ہے کہ وہ قومی مقاصد کے لئے گھوڑے پالنے والوں کی خصوصی سرپرستی کرے اور ان کی نگہداشت کے لئے سرکاری اراضی وقف کرے خلفائے راشدین کے عہد مبارک میں یہ سنت نبوی ہمیشہ تازہ رہی چنانچہ فتوح البلدان (بلاذریؒ) میں لکھا ہے کہ حضرت عمر فاروقؓ نے گورنر بصرہ (حضرت مغیرہ بن شعبہ) کے نام ابو عبد اللہ نافع کی نسبت یہ خاص حکم جاری فرمایا کہ انہوں نے بصرہ کے قریب زمین کاشت کی اور گھوڑے پالے جب کہ اہل بصرہ میں سے کسی دوسرے شخص نے ایسا نہیں کیا۔ ابو عبد اللہ کا اقدام لائق تحسین ہے تم کاشت کرنے اور گھوڑے پالنے میں اُن کے ساتھ تعاون کرو۔ اس سے ظاہر ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے "عَلَیْکُمْ بِسُنَّتِیْ وَسُنَّۃِ الْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِیْنَ الْمَھْدِیِّیْنَ" میں جن بے شمار احکامات کی پابندی امت مسلمہ پر فرض قرار دی ہے اُن میں گھوڑوں کا انتظام اور اُن کی سرکاری حوصلہ افزائی بھی یقیناً داخل ہے۔

(دوست محمد شاہد)

خلافت

اِک دورِ خلافت تھا جو موسےٰ کو ملا تھا
اب دور محمدؐ کا ہے تا روزِ مکافات

سلطانیؐ و درویشی و جبروتِ خلافت
فیضانِ رسالت سے ہیں اُمّت کے کمالات

افسوس ترے دل میں غمِ عشق نہیں ہے
کیونکر تجھے سمجھاؤں خلافت کے مقامات

اِک پیکرِ انوار کا ہے شوق طلبگار
کافی نہیں ایماں کے لئے محض حکایات

وہ پیکرِ انوار حق اندیش و حق آگاہ
بخشی ہے جسے اللہ نے خود معرفتِ ذات

وہ پیکرِ انوار وہ سالارِ زمانہ
آساں ہیں جس کے لئے ہستی کے محالات

وہ پیکرِ انوار جسے حق نے چنا آپ
جس کی نگہِ تیز سے ہیں چاک حجابات

وہ پیکرِ انوار وہ خورشید وہ مہتاب
ہے جس سے دلاویز سحر جس سے حسین رات

"بہتر ہے ملاقاتِ مسیحا و خضر سے
اُس پیکرِ انوار کی یک لحظہ ملاقات"

اُس پیکرِ انوار سے گر تجھ کو نہیں فیض
بے سود ہے تیری تہِ محراب مناجات

اُس پیکرِ انوار نے مجھ کو بھی دیا اِذن
اللہ رے کیا چیز تھے وہ شوق کے لمحات

اللہ رے کیا چیز تھی وہ قرب کی ساعت
اللہ رے کیا چیز تھا وہ کیفِ ملاقات

وہ لمحۂ رنگیں ہے مری زیست کا حاصل
آقا کے کفِ دست پہ رکھا تھا مرا ہات

سعید احمد اعجاز

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی اہم دینی مصروفیات

انفرادی اور اجتماعی ملاقاتیں، حادثۂ سوات پر اظہار افسوس، اہم ارشادات

نصرت جہاں ریزرو فنڈ میں حصہ لینے والوں کے متعلق اظہار خوشنودی

(از مکرم یوسف سلیم صاحب ایم۔ اے)

اسلام آباد۔ ۳۱ر وفاء ۱۳۵۰ ہش۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ

حضرت بیگم صاحبہ مدظلہا کی صحت بھی بفضلہ تعالیٰ اچھی ہے۔ ثم الحمد للہ

احباب حضرت اقدس اور حضرت بیگم صاحبہ کی صحت و سلامتی اور درازی عمر کیلئے دعا کرتے رہیں

مورخہ ۲۶ تا ۳۰ر وفاء کی تاریخ وار مختصر روداد ہدیۂ قارئین الفضل ہے۔ ۲۶ر وفاء۔ آج حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز صبح نو بجے سے رات کے دس بجے تک ڈاک ملاحظہ فرماتے رہے۔ درمیان میں حضور نے چند احباب کو ملاقات کا موقعہ بھی دیا۔ مصروفیت کی وجہ سے حضور شام کو باہر تشریف نہ لا سکے۔ محترم صاحبزادہ مرزا انس احمد صاحب مع بیگم صاحبہ ربوہ سے بذریعہ موٹر کار صبح روانہ ہو کر یہاں بعد دوپہر بخیریت پہنچ گئے۔

مورخہ ۲۷ر وفاء۔ مقامی احباب کے علاوہ محترم ڈاکٹر عبد السلام صاحب محترم شیخ رحمت اللہ صاحب کراچی، محترم چوہدری صلاح الدین صاحب ناظم جائیداد ربوہ حضور کی خدمت میں حاضر ہوئے حضور نے از راہ شفقت ان سے انفرادی طور پر ملاقات فرمائی۔ پونے بارہ بجے حضور بنفس نفیس قطعہ زمین دیکھنے تشریف لے گئے جہاں صدر انجمن احمدیہ کی کوٹھی زیر تعمیر ہے۔ محترم چوہدری صلاح الدین صاحب اور محترم عبد الغنی صاحب رشدی بھی حضور کے ہمراہ تھے۔ حضور نے موقع پر مجوزہ عمارت اور اس کی تعمیر پر متوقع اخراجات کا پورا جائزہ لیا۔ کارکنان کو ضروری ہدایات سے نوازا۔ اس کوٹھی کے نقشے محترم رشدی صاحب نے بڑی محنت سے تیار کئے ہیں۔ علاوہ ازیں اس کی تعمیر کے کام کی نگرانی بھی بڑی حد تک وہی کر رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ انہیں جزائے خیر عطا کرے اور اپنے بے انتہا فضلوں سے نوازے۔

آج صبح تھوڑی دیر تک ہلکی ہلکی بارش ہوتی رہی۔ مطلع دن بھر ابر آلود رہا۔ ٹھنڈی ٹھنڈی ہوا چلتی رہی۔ پہلے چند دن تو یہاں بھی خاصی گرمی پڑتی رہی۔ بعض اوقات تو حبس بھی ہو جاتا تھا۔ آج شام کے وقت حضور ایدہ اللہ جب مقامی دوستوں میں رونق افروز ہوئے تو فرمایا گرمی میری بنیادی بیماری ہے اس سے مجھے ضعف بھی ہو جاتا ہے اور شوگر کی تکلیف بھی بڑھ جاتی ہے۔ اللہ تعالیٰ کا شکر ہے۔ آج تو موسم بڑا اچھا ہے اگر موسم اسی طرح خوشگوار رہا تو انشاء اللہ جلد بارمل ہو جائیگی۔

بعض پھلوں کا ذکر ہوا تو حضور نے فرمایا جامن بڑا مفید پھل ہے۔ کئی بیماریوں مثلاً شوگر کا عمدہ علاج بھی ہے۔ اس کا سرکہ بھی بڑا اعلیٰ ہوتا ہے۔ مگر اس کی بے وقعتی کا یہ عالم ہے کہ لوگ اسے چھابڑی میں اٹھائے گلی گلی فروخت کرتے پھرتے ہیں۔ فرمایا اس کا درخت پانچ سات سال بعد پھل دینے لگ جاتا ہے۔ اگر یہ وقت پر پھل نہ دے تو اس کے تنے پر کٹ دینے سے جلدی پھل آنے لگ جاتا ہے۔ فرمایا اس کا پھل تو کار آمد ہے سو ہے اس کی گٹھلی بھی کئی یونانی دوائیوں میں استعمال ہوتی ہے۔ آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے میرے اندر یہ حس ودیعت کر رکھی ہے کہ خواہ کوئی سا پھل ہو میں اُسے ہاتھ لگا کر بتا سکتا ہوں کہ یہ اندر سے ٹھیک ہے یا خراب۔ آپ نے محترم عبد الرحیم صاحب پراچہ کی اچھے پھلوں کے بارے میں پہچان کی تعریف فرمائی۔

حضور نے فرمایا جدوار بھی بڑی مفید جڑ ہے۔ یہ ایک قسم کی جڑ ہوتی ہے۔ فرمایا اس کی تاثیرات کا اس بات سے اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے الہامی نسخوں میں اس کا ذکر ہے۔ اس کی ایک خوراک روزانہ بفضلہ تعالیٰ عورتوں اور بچوں کو بہت سی بیماریوں سے محفوظ رکھتی ہے۔ ویسے یہ بڑی سخت ہوتی ہے۔ پانی اس میں جذب نہیں ہو سکتا اس لئے اسے سرکہ میں ڈال دیا جاتا ہے۔ سرکہ کو اپنے اندر پوری طرح جذب کر لینے پہ نرم ہو جاتی ہے اور پھر خشک کر کے آسانی سے کھرل ہو سکتی ہے۔

حضور ایدہ اللہ نے آج بھی بعض دوستوں کی درخواست پر انہیں جنطیانہ یعنی "محافظ اجساد باذن اللہ" اپنے دست مبارک سے مرحمت فرمائی۔ حضور نے اس کی افادیت کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ صرف روس میں اس کے درجن سے زیادہ ریسرچ سنٹرز قائم ہیں۔ روسی سائنسدانوں اور دوسرے ماہرین علم و فن کو یہ دوائی بطور ٹانک دی جاتی ہے۔

پچھلے دنوں سوات میں جو حادثہ فاجعہ رونما ہوا تھا آج اس کی صدائے بازگشت حضور کی مجلس میں بھی سنی گئی۔ اس حادثہ میں کئی گھروں کے چراغ گل ہو گئے۔ ملتان کا ایک نہایت ہی ذہین اور والدین کا اکلوتا بیٹا بھی اس حادثہ کی نذر ہو گیا غالباً اس کی نعش بھی ابھی تک نہیں مل سکی۔ حضور نے اس حادثہ میں جاں بحق ہونے والوں کے متعلق گہرے رنج اور افسوس کا اظہار کرتے ہوئے فرمایا یہ انتہائی دردناک حادثہ ملکی قانون کا احترام نہ کرنے کی وجہ سے رونما ہوا ہے۔ فرمایا میں خود کئی بار سیر و سیاحت کی غرض سے سوات جاتا رہا ہوں۔ میں نے پہلے وہاں کبھی اس قسم کا قانون شکن نظارہ نہیں دیکھا۔ اس وقت تو انتظامیہ کی نگرانی کی یہ حالت تھی کہ جب مجھے پہلی دفعہ سوات جانے کا اتفاق ہوا تو ہمارے جانے سے کچھ عرصہ پہلے دو غیر ملکی سیاح جو آپس میں میاں بیوی تھے، غلطی سے ایک رات سڑک کے کنارے جنگل میں خیمہ زن ہو گئے جہاں انہیں رات کے تین بجے ڈاکوؤں نے لوٹ لیا۔ مرد کو زخمی کر دیا۔ عورت کو ساتھ لے گئے۔ صبح کسی راہ گیر نے دیکھا تو اس نے تھانے میں رپورٹ دی۔ تھانیدار نے فوراً ٹیلیفون پر والی کو اطلاع کی۔ والی نے اُسے حکم دیا۔ تم فوراً جائے واردات پر پہنچو۔ میں خود بھی پہنچ رہا ہوں۔ چنانچہ ڈاکہ کیا پڑا اردگرد کے سات آٹھ گاؤں پر قیامت برپا ہو گئی۔ والی نے ان گاؤں والوں سے کہا سورج غروب ہونے سے پہلے پہلے عورت اور تمام مسروقہ مال کے علاوہ ڈاکوؤں کو بھی ہمارے حوالے کر دو ورنہ سنگین نتائج بھگتنے کے لئے تیار ہو جاؤ۔ ابھی دن کے دو نہیں بجے تھے کہ عورت مع مسروقہ سامان واپس کر دی گئی۔ دو ڈاکو پکڑے گئے انہیں موقعہ پر سخت سزا دی گئی۔ تیسرا جو ریاست دیر میں بھاگ گیا تھا۔ اس کی سزا کا بھی انتظام کیا گیا۔ فرمایا جب انتظامیہ کا اقدام ایسا بروقت اور سزا اتنی عبرت ناک ہو تو کسی ڈرائیور کی کیا مجال ہے کہ وہ پچاس سیٹر بس میں سو سوا سو انسانی جانوں کو بھیڑ بکریوں کی طرح بھر دے۔

۲۸ر اور پھر ۲۹ر وفاء کو بھی کبھی ہلکی اور کبھی تیز بارش ہوتی رہی۔ اسلام آباد میں برسات کی رُت اپنی پوری رعنائی کے ساتھ جلوہ گر ہے۔ اللہ تعالیٰ نے پاکستان کے اس مرکزی شہر کو جو قدرتی حسن بخشا ہے موسم برسات اسے چار چاند لگا دیتا ہے۔ ٹھنڈی ٹھنڈی دلفریب ہوا فضا میں تازگی بکھیر دیتی ہے۔ سرسبز و شاداب میدان، ہرے بھرے پہاڑ دیدہ و قلب کو فرحت و سکون بخشتے ہیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اسلام آباد قوم کی امنگوں کا ترجمان اور ان کے عزم و ہمت کا زندہ نشان ہے یہ اپنے اندر مشرقی اور مغربی پاکستان کی تہذیب و ثقافت کا حسین امتزاج رکھتا ہے اس میں خوبصورت روشنیں۔ مخملیں گھاس۔ بہار آفریں پھولوں اور سدابہار پودوں اور درختوں سے مزین باغات سیر و تفریح کا عمدہ ماحول پیش کرتے ہیں۔ ان نزدیکی تفریح گاہوں کے علاوہ "شکرپڑیاں" کی ایک خوبصورت پہاڑی تفریح گاہ ہے سطح سمندر سے قریباً دو ہزار فٹ بلند اس تفریح گاہ کا تمام رُخ حسن اسبابات میں سمٹ آیا ہے کہ یہاں سے اسلام آباد کا خوبصورت شہر اپنی پوری عظمت و شان کے ساتھ مارگلہ پہاڑیوں کے دامن میں دور تک پھیلا نظر آتا ہے

مورخہ ۲۹ وفا شام کے وقت مطلع صاف ہو گیا۔ حضور ایدہ اللہ مع افراد خاندان پونے سات بجے "شکرپڑیاں" کی پہاڑی سیرگاہ پر تشریف لے گئے۔ حضور وہاں قریباً پون گھنٹے تک انسانی صنعت کے اس عظیم شاہکار کو دیکھنے اور قدرت کی حسین گلکاریوں اور جلوہ آفرینیوں سے لطف اندوز ہوتے رہے آٹھ بجے رات واپس اپنی قیامگاہ پہنچنے پر حضور نے ازراہِ شفقت مقامی اور بیرونی جماعتوں سے تشریف لانے والے احباب سے ملاقات فرمائی۔ جن میں مشرقی پاکستان کے ایک دوست بھی شامل تھے حضور احباب سے قریباً پون گھنٹے تک مختلف موضوعات پر گفتگو فرماتے رہے۔

دوران گفتگو میں حضور ایدہ اللہ نے وطن عزیز کے مشرقی حصے میں ملک دشمن اور شر پسند عناصر کے ہاتھوں انتہائی شرمناک اور انسانیت سوز واقعات کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا ہمارے بنگالی بھائیوں کی بڑی بھاری اکثریت بڑی شریف النفس ہے۔ مگر ماحول کچھ اس قسم کا تھا کہ کسی شریف آدمی کو دہشت اور بربریت کے خلاف آواز اٹھانے کی ہمت نہ ہوتی۔ اسلئے شریف لوگوں کی خاموشی کی وجہ سے قتل و غارت اور دہشت و غنڈہ گردی مچانے والوں کو (جن کی تعداد زیادہ سے زیادہ دو لاکھ ہے کروڑوں کی آبادی میں) کھل کھیلنے کا موقعہ مل گیا۔ انہوں نے انسانیت کے چہرے پر ایسا بدنما داغ لگایا ہے۔ جسے دھونے کے لئے اب پتہ نہیں لوگوں کو کتنی قربانیاں دینی پڑیں گی

آپ نے فرمایا اسلام ایک عالمگیر مذہب ہے۔ یہ باہمی اتحاد و اتفاق ...... کا نقیب اور اخوت و یگانگت کی بنیادوں پر استوار ایک بین الاقوامی برادری کے قیام کا علمبردار ہے۔ یہ وہ واحد مذہب ہے جس نے سماجی عدل و انصاف پر بھی بہت زور دیا ہے اور فرمایا ہے کہ ہر قوم اور ہر فرد کا جائز حق اسے ضرور ملنا چاہیئے۔ فرمایا جب اسلام انسان کے جائز حقوق کو تسلیم کرتا اور ان کے حصول کو ممکن قرار دیتا ہے تو پھر ایسی صورت میں علاقہ پرستی کی خطرناک اور گمراہ کن راہ اختیار کرنا تو در اصل ناعاقبت اندیشی اور مملکت خداداد پاکستان کے وسیع تر مفاد سے سراسر انحراف کے مترادف ہے ایسے رجحانات کو اس وقت جتنی سختی سے دبا دیا جائے اتنا ہی اچھا ہے۔

حضور نے سلسلۂ کلام جاری رکھتے ہوئے فرمایا۔ اب دنیا میں حقیقی اور پائیدار امن، پُرسکون اور اطمینان بخش ماحول کا قیام احمدیت یعنی حقیقی اسلام سے وابستہ ہے۔ کیونکہ احمدیت کا یہ دعوٰے ہے کہ اس نے سچے پیار اور خدمت کے بے لوث جذبہ کی بدولت ساری دنیا کے دل انسانیت کے محسن اعظم حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے جیتنے ہیں۔ اس سلسلہ میں آپ نے مغربی افریقہ میں ہسپتالوں اور سکولوں کے اجراء کے ذریعہ بنی نوع انسان کی خدمت کا جو عظیم الشان بیڑا اٹھایا ہے اس کا تفصیل سے ذکر کرتے ہوئے فرمایا میں نے پچھلے سال مغربی افریقہ کے دورے میں حالات کو بچشم خود دیکھا۔ میرا یہ مشاہدہ بالآخر "نصرت جہاں ریزرو فنڈ" کے قیام کا باعث بنا۔ دوستوں نے اس میں اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کی خاطر اپنے اپنے طور پر اخلاص کا بھرپور مظاہرہ کیا۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے یہ تحریک اب بڑی بابرکت ثابت ہو رہی ہے۔ مغربی افریقہ کے بعض ملکوں میں اب تک کئی ہسپتال اور سکول کھل چکے ہیں جن میں لوگوں کو طبی اور تعلیمی سہولتیں بہم پہنچائی جا رہی ہیں۔ اسلام کے حسن و احسان کا کرشمہ ہے کہ افریقہ میں کاروانِ اسلام چھلانگیں لگاتے ہوئے آگے بڑھ رہا ہے لوگ عیسائیت کو خیرباد کہہ کر حلقہ بگوش اسلام ہو رہے ہیں۔

مورخہ ۳۰ وفا کو دوپہر تک بارش ہوتی رہی۔ پچھلے پہر مطلع صاف تھا ساڑھے سات بجے شام حضرت اقدس باہر لان میں تشریف لائے۔ احباب سے مصافحہ فرمایا اور قریباً ایک گھنٹے تک اُن سے مختلف موضوعات پر گفتگو فرماتے رہے۔ یہاں شام کے پُرفضا ماحول اور حسین لمحات میں حضور کے شیریں کلمات ایک عجیب روح پرور اور پُرکیف سماں پیدا کر رہے تھے۔

حضور ایدہ اللہ بنصرہ نے فرمایا مغل بادشاہوں کو عمدہ اور مثالی عمارتیں بنوانے کا بہت شوق تھا۔ جہاں جگہ پسند آتی وہاں ایک محل کھڑا کروا دیتے۔ مغلوں کی عظمت رفتہ کی بہت سی حسین یادگاریں ابھی تک قائم ہیں جن سے مغلوں کی خوش ذوقی اور فن تعمیر سے ذاتی دلچسپی مترشح ہوتی ہے۔ فرمایا شالامار بھی انہی یادگاروں میں سے ایک خوبصورت یادگار ہے۔ یہ خوبصورت باغ اپنی پوری تزئین و ترتیب کے ساتھ سولہ مہینے میں مکمل ہو گیا تھا۔ جب کہ ہمارے اس ترقی یافتہ زمانے میں سولہ مہینے تو شاید نقشے تیار ہونے میں لگ جاتے ہیں۔

آپ نے فرمایا مغل بادشاہ بڑے سخی دل بھی تھے انہیں ہندوستانی راجوں کے صدیوں کے جمع شدہ خزانوں سے جو مال ہاتھ آیا۔ اس میں سے کچھ تو عمارتوں کے بنانے میں خرچ کر دیا تاکہ لوگ روزگار ملنے سے خوشحال رہیں اور کچھ وہ اپنے اعیان و انصار میں بطور انعام و عطیہ تقسیم کر دیتے تھے امیر تیمور کی بہادری اور خدا رسی کا ذکر کرتے ہوئے حضور نے فرمایا امیر تیمور کوہ و دشت۔ جنگل و صحرا کو عبور کرتا ہوا جس برق رفتاری سے حملہ کرتا تھا حرب و ضرب کی تاریخ میں اس کی کوئی مثال نہیں ملتی۔ فرمایا انگریزوں نے اس کردار کو مسخ کرنے کی بڑی کوشش کی ہے مگر حقیقت یہ ہے کہ وہ بڑا خدا رسیدہ انسان تھا یہاں تک کہ اُس زمانے کے علماء کے متفقہ فیصلے کی رو سے وہ اپنے وقت کا مجدد بھی تھا۔ اس سے یہ بات واقعتہً غلط ثابت ہوتی ہے کہ ہر صدی کا صرف ایک ہی مجدد ہوتا ہے۔

آپ نے فرمایا یہ خدائی وعدہ ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمارے ذریعہ اسلام کو ساری دنیا میں غالب کرے گا لیکن شرط یہ ہے کہ ہم اپنی ذمہ داریوں سے عہدہ برآ ہوتے ہیں کوئی دقیقہ فروگذاشت نہ کریں۔ فرمایا مشرقی پاکستان کے حالات دکھدہ ضرور ہیں لیکن مایوسی کی کوئی وجہ نہیں کیونکہ وہاں بسنے والی سب اقوام نے ایک نہ ایک دن اسلام کے تناور اور سدابہار درخت کے ٹھنڈے سایہ تلے آکر رہنا ہے

حضور ایدہ اللہ نے سلسلہ کلام جاری رکھتے ہوئے فرمایا دنیا میں لوگ مصلح ہونے کے دعوے تو بہت کرتے ہیں مگر سچے آدمی کی صداقت کی ایک بڑی دلیل یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کی سچائی کے اظہار کے لئے آسمان اور زمین کی ہر چیز کو اس کی تائید میں لگا دیتا ہے یہی وجہ ہے کہ جنگ بدر میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دست مبارک سے پھینکی ہوئی مٹھی بھر کنکریاں دشمن کی تباہی کا باعث بن گئیں۔ فرمایا یہ اللہ تعالیٰ کے پیار اور فیضان محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا کرشمہ ہے کہ میرے جیسے عاجز انسان نے ایک دفعہ گھٹا ٹوپ بادلوں سے کہا چلے جاؤ تو وہ چشم زدن ہی غائب ہو گئے۔

آپ نے فرمایا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی یہ بنیادی شان ہمیشہ مدنظر رہنی چاہیئے کہ آپ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے انتہائی پیارے منفرد اور آپ کے عظیم روحانی فرزند کا درجہ رکھتے ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جس قسم کے پیار کا اظہار اپنے اس مہدی اور مسیح کے حق میں فرمایا ہے اس قسم کا پیار آپ نے کسی دوسرے امتی سے نہیں فرمایا۔ پھر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سچے پیار اور آپ کی ذات میں فنا ہو کر اللہ تعالیٰ کی محبت اور اس کی صفات کا عرفان حاصل ہوا۔ فرمایا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا یہی وہ بنیادی مقام ہے جس کے اظہار و اقرار میں افراط اور تفریط سے بچنا چاہیئے

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے احباب کو یہ نصیحت فرمائی کہ اللہ تعالیٰ کے حسن و احسان اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بنی نوع انسان سے جو محبت اور پیار کیا ہے اس کا تقاضا یہ ہے کہ ہمارے دل ہمیشہ جذبات تشکر سے لبریز رہیں۔ ہم اللہ تعالیٰ سے کسی چیز کی خواہش کے بغیر ذاتی محبت پیدا کریں کیونکہ اس حسن کامل اور منبع حسن و احسان سے ذاتی پیار اور محبت کا تعلق انسان کو دنیا کی ہر خواہش سے مستغنی اور ہر ضرورت سے بے نیاز کر دیتا ہے ٭

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اِنسان کا مقصدِ پیدائش —— عبادت

اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں انسان کی پیدائش کا یہ مقصد قرار دیا ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کا سچا عبد بنے۔ اس کی عبادت کرے (الذاریات)

عبادت کے لغوی معنے

عبادت کی ماضی عَبَدَ ہے اور عَبَدَ اللّٰہَ کے معنے ہیں وَحَّدَہٗ وَخَدَمَہٗ وَخَضَعَ وَذَلَّ وَطَاعَ لَہٗ یعنی "اس نے اللہ کی عبادت کی" کے یہ معنے ہیں کہ اس کی توحید کا اقرار کیا۔ اس کی خدمت کی۔ اس کے سامنے اپنا سر جھکایا۔ تذلل اختیار کیا اور اس کے احکام کی اطاعت کی۔ عَبَّدَ الطَّرِیْقَ کے معنے ہیں ذَلَّلَہٗ وَ مَهَّدَہٗ راستہ کو چالو بنایا اسے پامال کیا اور طَرِیْقٌ مُعَبَّدٌ یا مَوْرٌ مُعَبَّدٌ کے معنے ہیں پامال شدہ راستہ۔ ایسا راستہ جو آمد و رفت کی کثرت کی وجہ سے اتنا نرم ہو گیا ہو کہ پاؤں کے نقش قبول کرنے لگے۔

عبادت کی حقیقت

پس عبادت کے معنے خدا تعالیٰ کی کامل بندگی اس کے سامنے کامل عاجزی۔ اس کی کامل اطاعت اور اس کی کامل فرمانبرداری کے ہیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام عبادت کی حقیقت بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

"عبادت اصل میں اس کو کہتے ہیں کہ انسان ہر قسم کی قساوت کجی کو دور کر کے دل کی زمین کو ایسا صاف بنا دے جیسے زمیندار زمین کو صاف کرتا ہے عرب کہتے ہیں مَوْرٌ مُعَبَّدٌ جیسے سرمہ کو باریک کر کے آنکھوں میں ڈالنے کے قابل بنا لیتے ہیں اسی طرح جب دل کی زمین میں کوئی کنکر پتھر ناہمواری نہ رہے اور ایسی صاف ہو کہ گویا روح ہی روح ہو اس کا نام عبادت ہے چنانچہ اگر یہ درستی اور صفائی آئینہ کی طرح کی جاوے تو اس میں شکل نظر آ جاتی ہے اور اگر زمین کی کی جاوے تو اس میں انواع و اقسام کے پھل پیدا ہوتے ہیں پس انسان جو عبادت کے لئے پیدا کیا گیا ہے اگر دل صاف کرے اور اس میں کسی قسم کی کجی اور ناہمواری اور کنکر پتھر نہ رہنے دے تو اس میں خدا نظر آئے گا۔" (الحکم ۲۴ جولائی ۱۹۰۲ء)

ایک اور جگہ تحریر فرماتے ہیں

"اِنَّ حَقِیْقَۃَ الْعِبَادَۃِ الَّتِیْ یَقْبَلُهَا الْمَوْلٰی بِامْتِنَانِہٖ هِیَ التَّذَلُّلُ التَّامُّ بِرُؤْیَۃِ عَظْمَتِہٖ وَعُلُوِّ شَانِہٖ وَالثَّنَاءُ عَلَیْہِ بِمُشَاهَدَۃِ مِنَنِہٖ وَاَنْوَاعِ اِحْسَانِہٖ وَاِیْثَارُہٗ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ بِمَحَبَّۃِ حَضْرَتِہٖ وَتَصَوُّرِ مَحَامِدِہٖ وَجَمَالِہٖ وَلَمَعَانِہٖ وَتَطْهِیْرُ الْجَنَانِ مِنْ وَسَاوِسِ الْجِنَّۃِ نَظَرًا اِلٰی جَنَّاتِہٖ" (اعجاز المسیح ص ۱۶۱)

یعنی عبادت کی حقیقت جسے اللہ تعالیٰ اپنے کرم و احسان سے قبول فرماتا ہے (وہ درحقیقت چند امور پر مشتمل ہے) یعنی اللہ کی عظمت اور اس کی بلند و بالا شان کو دیکھ کر کامل فروتنی اختیار کرنا نیز اس کی مہربانیاں اور قسم قسم کے احسان دیکھ کر اس کی حمد و ثنا کرنا۔ اس کی ذات سے محبت رکھتے ہوئے اور اس کی خوبیوں اور جمال اور نور کا تصور کرتے ہوئے اسے ہر چیز پر ترجیح دینا اور اس کی جنت کو مدنظر رکھتے ہوئے اپنے دل کو شیطان کے وسوسوں سے پاک کرنا ہے

پھر فرماتے ہیں:

حَقِیْقَۃُ الْعِبَادَۃِ الْاِنْصِبَاغُ
بِصِبْغِ الْمَعْبُوْدِ وَهُوَ
عِنْدَ اَهْلِ الْحَقِّ کَمَالُ
السُّعُوْدِ فَاِنَّ الْعَبْدَ لَا
یَکُوْنُ عَبْدًا فِی الْحَقِیْقَۃِ
عِنْدَ ذَوِی الْعِرْفَانِ اِلَّا
بَعْدَ اَنْ تَصِیْرَ صِفَاتُہٗ
اَظْلَالَ صِفَاتِ الرَّحْمٰنِ

(کرامات الصادقین)

عبادت کی حقیقت معبود کے رنگ میں رنگین ہونا ہے۔ اور راستبازوں کے نزدیک کمال سعادت یہی ہے چنانچہ خداشناس بزرگوں کے نزدیک بندہ درحقیقت اسی وقت عبد کہلا سکتا ہے جب اس کی صفات خدائے رحمٰن کی صفات کا پرتو بن جائیں۔

جیسا کہ لغوی تشریح میں بتایا گیا ہے مَوْرٌ مُعَبَّدٌ کے معنے ہیں ایسا راستہ جو اتنا نرم ہو گیا ہو کہ نقشِ پا کو قبول کرے سو عبادت کے مفہوم میں یہ بات بھی داخل ہے کہ انسان صفات الٰہیہ پر غور کرے۔ اور پھر ان صفات کے رنگ میں اپنے آپ کو رنگین کرنے کی کوشش کرے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے عبادت کے اس مفہوم کو نہایت مختصر لیکن جامع اور مانع الفاظ میں بیان فرمایا ہے آپ فرماتے ہیں:۔

"کمال عابد انسان کا یہی ہے
تَخَلَّقُوْا بِاَخْلَاقِ اللّٰہِ میں
رنگین ہو جاوے"

(الحکم ۲۴ مئی ۱۹۰۳ء)

پس عبادت کیلئے۔ عبادت یہی ہے کہ انسان "اپنے آپ کو اس طرح سے کھڑا کرے کہ گویا خدا کو دیکھ رہا ہے اور یا یہ کہ خدا اسے دیکھ رہا ہے ہر قسم کی ملونی اور ہر طرح کے شرک سے پاک ہو جاوے اور اسی کی عظمت اور اسی کی ربوبیت کا خیال رکھے اور ادعیہ ماثورہ اور دوسری دعائیں خدا سے بہت مانگے اور بہت توبہ و استغفار کرے اور بار بار اپنی کمزوری کا اظہار کرے تا کہ تزکیہ نفس ہو جاوے اور خدا سے پکا تعلق پیدا ہو جاوے اور اسی کی محبت میں محو ہو جاوے" (الحکم ۱۰ مارچ ۱۹۰۳ء)

عبادت کی ضرورت

خدا تعالیٰ کو ہماری عبادت کی ضرورت نہیں وہ تو غنی ہے اسے ہماری مدد اور تعریف کی کیا ضرورت ہے۔ نہ ہماری عبادت سے اس کی شان بڑھتی ہے اور نہ ہمارے عبادت نہ کرنے کی وجہ سے اس کی شان اور عظمت میں کوئی کمی آتی ہے وہ کامل ذات ہے اور ہمیشہ کامل رہے گی اگر اس نے ہمیں عبادت کا حکم دیا ہے تو محض ہمارے فائدہ اور بھلائی کی خاطر دیا ہے۔

اللہ تعالیٰ نے انسان کی پیدائش کی غرض بیان کرتے ہوئے فرمایا ہے مَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِیَعْبُدُوْنِ (الذاریات) کہ میں نے جن و انس کو اس لئے پیدا کیا ہے کہ وہ میرے عبد بنیں اور عَبَدَ کے معنے لغت میں کسی چیز کے نقش کو قبول کرنے کے ہیں گویا اس کا مطلب یہ ہوا کہ انسان کی پیدائش کا مطلب یہ ہے کہ خدا تعالیٰ جو اس کا خالق اور پرورش کنندہ ہے اس کی تمام صفات کو حتی الوسع اپنے اندر منعکس کرنے کی کوشش کرے جب تک وہ ایسا نہیں کرتا اس وقت تک وہ اپنی غرض پیدائش کو پورا نہیں کرتا غرض عبادت کر کے انسان خدا تعالیٰ پر احسان نہیں کرتا بلکہ اپنی غرض پیدائش کو پورا کرتا ہے۔

اللہ تعالیٰ نے انسان کو کچھ ایسی استعدادیں قوتیں اور طاقتیں دے کر پیدا کیا ہے کہ وہ کوشش محنت اور مجاہدہ سے روحانی اخلاقی اور مادی ترقی کر سکتا ہے۔ اور اپنی روح میں اس قدر پاکیزگی حاصل کر سکتا ہے کہ اسکی روح خدا تعالیٰ کی ملاقات کے قابل ہو سکے وہ اس کی رضا کو حاصل کرے جو انسان کے لئے خدا تعالیٰ کی نعمتوں میں سے سب سے بڑی نعمت ہے پس اگر انسان عبادت کرتا ہے تو وہ اپنی قوتوں طاقتوں اور استعدادوں کے تقاضوں کو پورا کرتا ہے۔

پھر دنیا میں ہم دیکھتے ہیں کہ کوئی کسی پر ذرا سا احسان کرتا ہے تو وہ اس کا شکر گزار ہوتا ہے پھر انسان خدا تعالیٰ کا شکرگزار کیوں نہ ہو خدا تعالیٰ کے احسانات انسان پر اَن گنت ہیں جب وہ پیدا بھی نہیں ہوا تھا تو خدا تعالیٰ کے احسانات کا سلسلہ جاری تھا اور جب وہ اس دنیا میں نہ ہوگا تب بھی احسانات الٰہیہ کا سلسلہ جاری رہے گا۔ ان احسانات کا اقرار کر کے خدا تعالیٰ کا شکرگزار ہونا انسان کا اخلاقی فرض بھی ہے۔ اگر وہ خدا تعالیٰ کی عطا کردہ نعمتوں اور اس کے احسانوں کا شکرگزار نہیں ہوتا تو وہ اشرف المخلوقات تو کیا اخلاقی لحاظ سے اتنا گرا ہوا ہوگا کہ بعض دوسرے جانور بھی اس خُلق کے اظہار میں اس سے بدرجہا بہتر ہوں گے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ضرورت عبادت بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

"جلال اور عظمت الٰہی تقاضا بھی یہی ہے کہ بندہ شرط بندگی بجا لاوے اور نیک راہوں کو اختیار کرے اور اسکی الوہیت بالطبع تقاضا کرتی ہے کہ اس کے آگے عبودیت کے آثار ظاہر ہوں اور اسکی کاملیت ذاتی جوش سے یہ چاہتی ہے کہ جو نقصان سے خالی نہیں اس کے آگے تذلل کرے" (سرمہ چشم آریہ ص ۲۱۷)

پھر فرمایا ہے۔

"اللہ تعالیٰ کے حقوق میں سے سب سے بڑا حق یہی ہے کہ اسکی عبادت کی جاوے اور یہ عبادت کسی غرض ذاتی پر مبنی نہ ہو۔ بلکہ اگر دوزخ اور بہشت نہ بھی ہوں تب بھی اسکی عبادت کی جاوے اور اسکی محبت ذاتی میں جو مخلوق کو اپنے خالق سے ہونی چاہیئے۔ کوئی فرق نہ آوے اس لئے ان حقوق میں دوزخ اور بہشت کا سوال نہیں ہونا چاہیئے۔" (الحکم ۱۷ اگست ۱۹۰۲ء)

جسمانی عبادت کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:۔

"جسمانی عبادات کی غرض یہ ہے کہ روح اور جسم کے باہمی تعلقات کی وجہ سے روح میں حضرت احدیت کی طرف حرکت پیدا ہو اور وہ روحانی قیام اور سجود میں مشغول ہو جائے کیونکہ انسان ترقیات کیلئے مجاہدات کا محتاج ہے اور یہ بھی ایک قسم کا مجاہدہ ہے یہ تو ظاہر ہے کہ جب دو چیزیں باہم پیوست ہوں تو جب ہم ان میں سے ایک چیز کو اٹھائیں گے تو اس اٹھانے سے دوسری چیز کو بھی جو اس سے ملحق ہے کچھ حرکت پیدا ہوگی لیکن صرف جسمانی قیام اور رکوع اور سجود میں کچھ فائدہ نہیں ہے جب تک کہ اس کے ساتھ یہ کوشش شامل نہ ہو کہ روح بھی اپنے طور سے قیام اور رکوع اور سجود سے حصہ لے" (لیکچر سیالکوٹ ص ۲۹)

عبادت کے حصے

عبادت کے دو حصے ہیں ایک تو یہ ہے کہ انسان اپنے اندر خشیت اللہ پیدا کرے اور تذلل اختیار کرے خشیت اللہ انسان کو پاکیزگی کے چشمہ کی طرف لے جاتی ہے اور اس میں عبودیت کا رنگ پیدا ہو جاتا ہے اور دوسرا حصہ یہ ہے کہ وہ خدا کی محبت میں فنا ہو جائے اور اس کا اپنا وجود باقی نہ رہ جائے حضور فرماتے ہیں۔

"عبادت کے دو حصے تھے ایک وہ جو انسان اللہ تعالیٰ سے ڈرے جو ڈرنے کا حق ہے۔ خدا تعالیٰ کا خوف انسان کو پاکیزگی کے چشمہ کی طرف لے جاتا اور اس کی روح گداز ہو کر الوہیت کی طرف بہتی ہے اور عبودیت کا رنگ اس میں پیدا ہو جاتا ہے دوسرا حصہ عبادت کا یہ ہے کہ انسان خدا سے محبت کرے جو محبت کرنے کا حق ہے اس لئے فرمایا وَالَّذِيْنَ آمَنُوْا اَشَدُّ حُبًّا لِّلّٰهِ اور دنیا کی ساری محبتوں کو غیر فانی اور آنی سمجھ کر حقیقی محبوب اللہ تعالیٰ ہی کو قرار دیا جاتے۔" (الحکم ۲۴ جولائی ۱۹۰۲ء)

عبادت کی اقسام

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے عبادت کی دو اقسام بیان فرمائی ہیں آپ فرماتے ہیں۔

"ایک عبادات مالی۔ دوسری عبادات بدنی۔ عبادات مالی تو اس کے لئے جس کے پاس مال ہو اور جس کے پاس نہیں وہ معذور ہیں اور عبادات بدنی کو بھی انسان ایام جوانی میں ہی ادا کر سکتا ہے۔ ورنہ ساٹھ سال جب گذرے تو طرح طرح کے عوارضات لاحق ہو جاتے ہیں۔ نزول الماء وغیرہ شروع ہو کر بینائی میں فرق آجاتا ہے کسی نے یہ ٹھیک کہا ہے کہ پیری صد عیب۔"

(البدر ۱۲ دسمبر ۱۹۰۲ء)

معنوی لحاظ سے عبادت کی تقسیم آپ یوں بیان فرماتے ہیں:۔

"خدا تعالیٰ عزّ وجل کی عبادت دو قسم کی ہے

(۱)۔ ایک توبہ و استغفار یعنی اس کے آستانہ پر جھک کر اپنے گناہوں کا اقرار کرنا اور نہایت تذلل اور انکساری اور فنا کی حالت بنا کر اپنے گناہوں کی معافی چاہنا اور طہارت و تقویٰ کے حصول کے لئے اس کی مدد کی درخواست کرنا اور سچے دل سے اس کی جناب میں عہد کرنا کہ پھر ایسا گناہ نہ کریں گے۔

(۲)۔ دوسری قسم کی عبادت یہ ہے کہ اسکی تمام خوبیوں اور کمالات کا ذکر کر کے اس کو یاد کرنا اور اس کی صفات ذاتیہ اور اضافیہ کا ذکر کر کے اس کی حمد و ثنا میں مشغول رہنا۔"

(چشمہ معرفت ص۲۶۷)

شرائط عبادت

(۱)۔ اللہ تعالیٰ سے محبت ذاتی۔ جب تک انسان کو خدا تعالیٰ سے محبت ذاتی نہ ہو کوئی عبادت عبادت نہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں۔

"یہ امر بحضور دل یاد رکھنا چاہیئے کہ خدا تعالیٰ کی عبادت کے لئے محبت کی ضرورت ہے۔" (الحکم ۱۰ ستمبر ۱۹۰۱ء)

"میں کہتا ہوں کہ انسان خدا کی عبادت دوزخ یا بہشت کے سہارے سے نہ کرے بلکہ محبت ذاتی کے طور پر کرے۔ دوزخ بہشت کا انکار میں کفر سمجھتا ہوں اور اس سے یہ نتیجہ نکالنا حماقت ہے۔ بلکہ میرا مطلب یہ ہے کہ عبادت اللہ تعالیٰ کی محبت ذاتی سے رنگین ہو کر کرے۔ جیسے ماں اپنے بچے کی پرورش کرتی ہے کیا اس امید پر کہ وہ اسے کھلائے گا۔ نہیں بلکہ وہ جانتی ہی نہیں کہ کیوں اس کی پرورش کر رہی ہے۔ یہاں تک کہ اگر بادشاہ اس کو حکم دیدے کہ تو اگر بچہ کی پرورش نہ کرے گی اور اس سے یہ بچہ مر بھی جائے تو تجھ کو کوئی سزا نہ دی جاویگی بلکہ انعام ملے گا تو وہ اس حکم سے خوش ہوگی یا بادشاہ کو گالیاں دے گی۔ یہ محبت ذاتی ہے۔ اسی طرح خدا تعالیٰ کی عبادت کرنی چاہیئے نہ کہ کسی جزا و سزا کے سہارے پر۔"

(الحکم ۲۱ فروری ۱۹۰۳ء)

"یاد رکھو کوئی عبادت اور صدقہ قبول نہیں ہوتا جب تک کہ اللہ تعالیٰ کے لئے ذاتی جوش نہ ہو جس کے ساتھ کوئی ملونی ذاتی فوائد اور منافع کی نہ ہو اور ایسا جوش ہو کہ خود بھی نہ جان سکے کہ یہ جوش مجھ میں کیوں ہے۔"

(بدر ۹ مارچ ۱۹۰۸ء)

(۲)۔ انسان خدا سے زیادہ کسی اور چیز سے محبت نہ کرے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں۔

"ایسا شخص جو خدا سے زیادہ کسی چیز کی محبت کرتا ہے اس کی عبادت نماز روزہ بھی کسی کام کے نہیں۔" (الحکم ۲۲ اگست ۱۹۰۸ء)

(۳)۔ خدا تعالیٰ کی صفات کا علم ہونا ضروری ہے اگر کسی کو خدا تعالیٰ کی صفات کا علم ہی نہیں تو وہ عبادت کا حق کیسے ادا کر سکتا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں۔

"یہ بات تو ٹھیک ہے کہ جو خدا تعالیٰ کی عبادت اور اطاعت کرے وہی اس کا ہو سکتا ہے مگر اس بات کا تو پتہ ہونا چاہیئے کہ آیا خدا کو پوج رہا ہے یا شیطان کو۔ کیا وہ کسی اور کا پجاری ہو کر خدا کا ہو سکتا ہے۔ اس لئے اوّل خدا کی صفات کا علم ہونا ضروری ہے۔"

(البدر ۱۹ جون ۱۹۰۳ء)

(۴)۔ خدا کا تصور۔ انسان عبادت کرتے وقت یہ احساس کرے کہ گویا خدا تعالیٰ اس کے سامنے موجود ہے وہ اسے دیکھ رہا ہے اگر کوئی شخص یہ دیکھے کہ وہ بادشاہ کے سامنے کھڑا ہے اور وہ اس کی ہر درخواست قبول کرنے کو تیار ہے تو عبادت کا جو مزا آئے گا وہ اس وقت نہیں آئے گا جب یہ صورت حال نہ ہو۔

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں

اَنْ تَعْبُدَ اللّٰهَ كَاَنَّكَ تَرَاهُ فَاِنْ لَّمْ تَكُنْ تَرَاهُ فَاِنَّهٗ يَرَاكَ

(صحیح مسلم)

عبادت کا حق اسی وقت ادا ہو سکتا ہے کہ تو اس طرح عبادت کرے گویا تو خدا تعالیٰ کو دیکھ رہا ہے اگر ایسا نہ ہو تو کم از کم یہ یقین ہو کہ خدا تجھے دیکھ رہا ہے۔

(۵)۔ انسان اپنے آپ کو ہوائے نفس اور لذات نفسانیہ سے پاک کرے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں۔

"جو انسان رات دن نفسانی لذات میں مصروف ہے وہ عبادت کا کیا حق ادا کر سکتا ہے۔ مومن کیلئے ضروری ہے کہ وہ ایک تلخ زندگی بسر کرے لیکن عیش و عشرت میں بسر کرنے سے تو وہ اس زندگی کا عشر عشیر بھی حاصل نہیں کر سکتا۔" (البدر ۸ جولائی ۱۹۰۴ء)

(۶)۔ جب تک قول کے ساتھ ساتھ انسان عملی بھی نہ کرے اس وقت تک وہ عبادت کا حق پوری طرح ادا نہیں کر سکتا۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:۔

"عبادت کے لئے تکمیل عملی ضروری شئے ہے ورنہ وہ محض ایک کھیل ہوگا کیونکہ درخت اگر پھل نہ دے خواہ وہ کتنا ہی اونچا کیوں نہ ہو مفید نہیں ہو سکتا۔" (الحکم ۱۰ نومبر ۱۹۰۱ء)

پھر فرماتے ہیں:۔

"جب تک انسان عمل نہ کرے سو دلی حضور نہ ہو تو گویا وہ عبادت سانپ کی خاصیت رکھتی ہے۔ دیکھنے میں خوبصورت اور خوشنما مگر بباطن دکھ دینے والی زہر سے پُر۔"

(بدر ۹ جون ۱۹۰۸ء)

(۷)۔ ایمان۔ اگر خدا تعالیٰ پر ایمان نہ ہو اور اندر ہی اندر انسان دہریت کا شکار ہو۔ تب بھی عبادت کا حق پوری طرح ادا نہیں ہو سکتا اللہ تعالیٰ کے احکام کی پوری طرح اطاعت نہیں ہوتی۔

(۸) صحت۔ اگر انسان کی صحت اچھی نہ ہو تو وہ زیادہ مجاہدہ نہیں کر سکتا۔ وہ پوری آزادی اور اطمینان کے ساتھ عبادت نہیں بجا لا سکتا اگر کوئی شخص اتنا بیمار ہو کہ وہ چارپائی سے ہی نہ ہل سکے تو وہ نماز اور روزہ کی پابندی کیسے کر سکتا ہے۔

(۹)۔ امن۔ اگر امن قائم نہ ہو اور انسان کو ہر وقت اپنی جان ہی کا خوف رہے تو اجتماعی عبادتیں ادا نہیں جا سکتیں۔

(۱۰)۔ اگر انسان کی مالی حالت اچھی ہو تو وہ مالی عبادات میں بشاشت قلب سے حصہ لے سکتا ہے لیکن اگر کسی کی مالی حالت اچھی نہیں تو وہ عبادت کے مالی حصہ میں شریک نہیں ہو سکے گا۔ مثلاً صدقہ و زکوٰۃ ہے اور حج ہے۔

(باقی)

(سلطان احمد پیر کوٹی)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

یاد رکھو تمہارا نام انصار اللہ ہے

اس وقت ممالک بیرون میں اشاعت اسلام کے لئے شاندار مساعی کی ضرورت ہے اور یہ کام مجاہدین تحریک جدید کے ذریعہ سرانجام پا رہا ہے۔ کیا ہی خوش قسمت ہیں وہ لوگ جو اس عظیم الشان کام میں حصہ لے رہے ہیں۔ چنانچہ انصار اللہ کو خطاب کرتے ہوئے سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:۔

"یاد رکھو تمہارا نام انصار اللہ ہے۔ انصار اللہ کا مطلب یہ ہے کہ تمہیں اللہ سے نسبت حاصل ہے۔ اللہ تعالیٰ ازلی ابدی ہے۔ وہ ہمیشہ سے ہے اور ہمیشہ رہے گا تم بھی دین کی خدمت اور اس کی خاطر قربانیاں کرنے کے عہد کے لحاظ سے اپنی محدود زندگیوں میں ابدیت کی شان پیدا کرو۔"

اگر آپ اپنے نام "انصار اللہ" کے تقاضوں کو پورا کرتے ہوئے تحریک جدید کے مالی نظام کو تقویت پہنچانے کا اہتمام کرتے ہیں تو آپ بھی یقیناً ابدی زندگی کے وارث ہوں گے۔

قائد تحریک جدید مجلس انصار اللہ مرکزیہ ربوہ

وقف جدید ایک خاموش مگر مؤثر جہاد میں مصروف ہے

وقف جدید کا کام قرآن کریم پڑھانا اور اس کی عظمت کو قائم کرنا ہے۔ اس وقت اللہ تعالیٰ کے فضل سے ۳۰ معلمین شب و روز اسی خاموش مگر عظیم مقصد کو بروئے عمل لا رہے ہیں ان کی جدوجہد تقاضا کرتی ہے کہ ہم ان کا ہاتھ بٹائیں۔

آئیے ہم جس قدر بھی ان کی امداد کر سکتے ہیں اس سے دریغ نہ کریں۔ یہ امداد خالصتاً اللہ کے لئے ہوگی اور اللہ کسی کا قرض نہیں رکھتا۔

(ناظم مالی)

خوبصورت اور مضبوط دانت جدید ترین طریقہ سے بغیر تالو کے لگائے جاتے ہیں۔
دانت بغیر درد کے نکالے جاتے ہیں۔ دانتوں کو ٹھنڈا پانی لگنا یا درد ہونے کا فوری علاج کیا جاتا ہے۔
چائنہ ڈینٹل سروس بانی والا تالاب نیز رنگ محل لاہور

مرض اٹھرا کا شافی علاج حبوب مفید اٹھرا قیمت چھ درجن گولیاں بیس ۲۰/ روپے ناصر دواخانہ ربوہ فون نمبر ۲۴ گول کچہری بازار لائل پور فون نمبر ۲۰۵۴

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ضروری اعلان

برائے اطلاع و آگاہی تمام احباب سلسلہ بشمول امراء صاحبان و صدر صاحبان اور ممبران مجلس عاملہ آئندہ سہ سالہ انتخاب عہدیداران جماعتہائے احمدیہ کے لئے حضور حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مجلس مشاورت منعقدہ ۱۳۴۹ ہش میں حسب ذیل فیصلہ فرمایا ہے۔

تجویز یہ تھی۔ "عہدیداران جماعت کے انتخابات کے لئے کم از کم ناظرہ قرآن مجید کو معیار قرار دیا جائے۔ یہ معیار دیہاتی جماعتوں کے لئے ہے تین سال کے بعد کم از کم معیار ترجمہ قرآن کریم کا جاننا ہوگا"

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اس اصل تجویز کو منظور فرماتے ہوئے فرمایا "آج کے بعد جو بھی انتخاب ہوگا اس میں اس بات کا خیال رکھا جائے گا کہ یہ قاعدہ جاری ہوا اور آج سے تین سال بعد جو انتخاب ہوگا اس میں کوئی شخص دوبارہ منتخب نہیں ہو سکے گا جسے قرآن کریم ناظرہ نہ آتا ہو مثلاً جو اب صدر منتخب ہوا ہے اس کا نام دوبارہ صرف اس صورت میں پیش ہو سکے گا کہ اس نے اپنی جماعت کے کم از کم ۳۳ فی صد کو قرآن کریم پڑھوا دیا ہے۔ باقی رہا ترجمہ کا سوال ہے ترجمہ میں ہمیں دیہاتی ماحول اور شہری ماحول میں فرق کر دینا چاہیئے لیکن ترجمہ کا فرق نہیں کرنا چاہیئے۔"

امید ہے کہ احباب ابھی سے قرآن کریم ناظرہ و باترجمہ پڑھنے پڑھانے کا انتظام فرمائیں گے۔ قائدین اضلاع انصار اللہ و خدام الاحمدیہ سے بھی امید ہے کہ وہ بھی اس بارہ میں پورا پورا تعاون فرما کر ممنون فرما دیں گے۔

ناظر اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ

داخلہ طبیہ کالج ربوہ

طبیہ کالج ربوہ میں داخلہ یکم ستمبر سے شروع ہو رہا ہے۔ یہ کالج طبی تعلیم بلڈنگ لیبارٹری اور اخلاق و صحت کی نگرانی کے لحاظ سے مثالی کالج ہے۔ شرط داخلہ میٹرک۔ تفصیل کے لئے کالج سے پراسپکٹس مفت طلب فرمائیں۔

(پرنسپل)

درخواست ہائے دعا

۱۔ مکرم سید انور احمد صاحب شریفی سیکرٹری تحریک جدید جماعت احمدیہ بہاولپور دو ہفتہ سے بیمار چلے آ رہے ہیں۔

۲۔ مکرم قریشی غلام احمد صاحب کی والدہ محترمہ کافی عرصہ سے بیمار چلی آ رہی ہیں آپ اللہ تعالیٰ کے فضل سے موصیہ ہیں۔

۳۔ مکرم غلام فرید صاحب کافی دنوں سے سخت بیمار ہیں اور ہسپتال میں داخل ہیں اور آجکل ان کی حالت سخت نازک ہے۔ دوست دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ان سب کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین۔

(بائیو کیمک ڈاکٹر رانا مبارک احمد جنرل سیکرٹری جماعت احمدیہ بہاولپور)

۴۔ مکرمہ صادقہ بیگم صاحبہ دختر مکرم چوہدری آفتاب احمد صاحب بیمار ہیں ان کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا کی درخواست ہے (محمد اسمٰعیل اسلم صدر محلہ دارالیمن)

۵۔ میری ہمشیرہ رضیہ بشارت صاحبہ اور ان کی بچی نزہت لندن میں بیمار ہیں۔ دونوں کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے مؤدبانہ درخواست دعا ہے

طارق محمود خلیل ابن مکرم مولوی محمد ابراہیم صاحب خلیل ربوہ

حب اٹھرا رجسٹرڈ
مرض اٹھرا کی شہرہ آفاق دوا
مکمل کورس گیارہ تولہ بائیس روپے
فی تولہ دو روپے
حکیم نظام جان اینڈ سنز گوجرانوالہ
فون نمبر ۲۴۸۴ گوجرانوالہ
دبالمقابل ایوان محمود ربوہ

تبلیغی و علمی مجلہ
ماہنامہ الفرقان ربوہ
جس میں
قرآنی حقائق بیان کئے جاتے ہیں
الفرقان کے ایڈیٹر مکرم مولانا ابوالعطاء صاحب فاضل ہیں
سالانہ چندہ
صرف ۱۰/ روپے
(منیجر)

ہر مرض کے مایوس مریض مشورہ کریں
دمہ۔ بواسیر۔ پائیوریا والے ۱/- روپیہ بھیجکر نمونہ کی دوا حاصل کریں۔ حیرت انگیز فائدہ ہو تو مطلوبہ رقم روانہ کر کے پورا کورس منگوائیں۔
صحت کلی ہونے پر شافی حقیقی کے عملاً شکر گزار بننے کی خاطر ۸/- روپے کی ۷۰۰ صفحات کی ۹ کتب جن میں بہائیت کی حقیقت ان کی مستند ۹ کتب پڑھنے کے بعد لکھی گئی، شہادت عظمیٰ عثمان غنیؓ اردو محکمہ تعلیم راولپنڈی کی منظور شدہ شامل ہیں۔ ۵/- روپے بھیجکر حاصل کریں پڑھنے اور عمل کی توفیق پانے پر بقیہ ۳/- روپے ادا فرما دیں۔
درویش حکیم خواجہ محمد اسمٰعیل بمبئی والا مکھا سنگھ اسٹیٹ راولپنڈی

ہر قسم کا سامان سائنس واجبی نرخوں پر خریدنے کیلئے
الائیڈ سائنٹیفک سٹور
گنپت روڈ لاہور کو ہمیشہ یاد رکھیں

یکروزہ پٹھیاں چوزے لیور کی خوراک ٹیکے ملنے کا پتہ
خلیل پولٹری فارم ربوہ
ریٹ یکروزہ پٹھیاں ۹۰٪ چیک کر ۳۰۰/- روپے سینکڑہ سو فیصد زائد ۱۰۰۰ یا زائد خریدار کو ۱ فیصدی زائد یک روزہ مرغ ۵۰/- روپے سینکڑہ
(منیجر)

اسلام کی روز افزوں ترقی کا آئینہ دار
ماہنامہ تحریک جدید ربوہ
آپ خود بھی یہ ماہنامہ پڑھیں اور اپنے غیر احمدی دوستوں کو بھی پڑھائیں۔
سالانہ چندہ
صرف ۵/- روپے
(مینیجنگ ایڈیٹر)

الفضل میں اشتہار دیکر اپنی تجارت کو فروغ دیں

تریاقِ اٹھرا اٹھرا کے علاج کیلئے کورس پندرہ روپے ۱۵/- نورِ نظر اولاد نرینہ کیلئے کورس پچیس روپے ۲۵/- خورشید یونانی دواخانہ گولبازار ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

گذشتہ ہفتہ کی اہم جماعتی خبریں

از یکم تا ۷ ظہور (یکم اگست تا ۷ اگست ۱۹۷۱ء)

۱۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ان دنوں اسلام آباد میں قیام فرما ہیں۔ حضور کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔

حضرت سیدہ بیگم صاحبہ مدظلہا حرم حضور ایدہ اللہ کی طبیعت بھی اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے الحمد للہ۔ احباب حضور کی اور حضرت بیگم صاحبہ مدظلہا کی صحت و سلامتی کے لئے التزام کے ساتھ دعائیں جاری رکھیں۔

۲۔ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی یکم ظہور کو پنڈی تشریف لے گئی ہیں۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ سفر و حضر میں آپ کا حافظ و ناصر ہو۔ پنڈی میں آپ کی ڈاک کا پتہ یہ ہوگا۔ معرفت کرنل ایم ایم احمد صاحبزادہ گل روڈ ویسٹرج چھاؤنی۔

۳۔ محترم نواب زادہ مسعود احمد خان صاحب ابن حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی قریباً دو ماہ سے بعارضہ نقرس بیمار ہیں۔ چند روز سے بائیں پاؤں پر اس بیماری کا شدید اثر ہے۔ پاؤں میں سخت درد اور سوزش ہے چلنے پھرنے سے معذور ہیں۔ بلکہ پاؤں درد کی وجہ سے زمین پر ٹکایا بھی نہیں جا سکتا۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ان کو صحت کاملہ عطا فرمائے۔

۴۔ راولپنڈی سے اطلاع موصول ہوئی ہے کہ مکرم صاحبزادہ مرزا منیر احمد صاحب کی طبیعت اب اللہ تعالیٰ کے فضل سے بتدریج بہتر ہو رہی ہے۔ احباب ان کی کامل و عاجل صحت یابی کے لئے دعا فرمائیں۔

۵۔ حضرت سیدہ مریم صدیقہ صاحبہ مدظلہا العالی تحریر فرماتی ہیں کہ بریگیڈیئر وقیع الزمان صاحب کا بیٹا عزیز ماجد احمد جو کہ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا نواسہ ہے دوسری مرتبہ بعارضہ ٹائیفائیڈ بیمار ہو گیا ہے۔

احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے مکمل صحت عطا فرمائے آمین۔

۶۔ ربوہ ــــ ۴ ظہور کو فضل عمر درس القرآن کلاس ایک مہینہ تک جاری رہنے کے بعد بخیر و خوبی اختتام پذیر ہو گئی۔ بعد نماز عصر ایوانِ محمود میں وسیع پیمانے پر ایک الوداعی تقریب منعقد ہوئی جس میں طلباء و اساتذہ کے علاوہ متعدد بزرگان سلسلہ و احباب جماعت شامل ہوئے۔ تقریب کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا جو کہ مکرم حبیب اللہ صاحب نے کی بعد ازاں مکرم چوہدری شبیر احمد صاحب نے اپنی ایک نظم جو اس موقع کے لئے لکھی گئی تھی پڑھ کر سنائی۔ محترم مولانا ابو العطاء صاحب نے کلاس کی رپورٹ پڑھی اور نتائج کا اعلان فرمایا نیز آپ نے بتایا کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت درخواست کی گئی تھی کہ حضور اس موقع کے لئے کوئی خاص نصیحت فرمائیں اور ہدایات سے نوازیں تو حضور نے کلاس کے طلباء و طالبات کے لئے ازراہ شفقت یہ پیغام اپنے دست مبارک سے رقم فرمایا۔

"نصیحت یہ ہے کہ میری نصائح پر جو وقتاً فوقتاً ملتی رہتی ہیں سب عمل کریں۔"

آخر میں محترم مولانا ابو العطاء صاحب نے نتائج کا اعلان فرمایا اور انعامات تقسیم کئے۔ طلباء میں حزب وار اسناد تقسیم کی گئیں اجتماعی دعا کے ساتھ یہ تقریب بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوئی۔

طالبات کی الوداعی تقریب زیر صدارت حضرت سیدہ مریم صدیقہ صاحبہ مدظلہا العالی الگ منعقد ہوئی اور اجتماعی دعا کے ساتھ اختتام پذیر ہوئی۔ ہر دو تقاریب کی مفصل رپورٹ انشاء اللہ تعالیٰ الگ شائع کی جائے گی۔

۷۔ ۲۰ جولائی کو ۱ بجے صبح دو احمدی نوجوان ملٹری افسروں کے ساتھ ایک المناک حادثہ پیش آ گیا۔ وہ دونوں ایک سکوٹر پر ملیر کینٹ سے ڈرگ روڈ کراچی جا رہے تھے کہ ائیرپورٹ کے قریب ایک حادثہ پیش آ گیا۔ دونوں کو شدید چوٹیں آئیں اور وہ بے ہوش ہو گئے۔ انہیں نیول ہسپتال کراچی میں پہنچا دیا گیا۔ وہاں لیفٹیننٹ ولید اسلم کو خون اور گلوکوس دینے کے بعد ہوش آ گئی مگر لیفٹیننٹ شاہد احمد منہاس جن کے سر پر شدید چوٹ آئی تھی۔ زخم کی تاب نہ لا کر تقریباً ۲ بجے جناح ہسپتال میں صرف ۲۰ سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم بہت خوش خلق محنتی قابل اور ہونہار نوجوان تھا۔ کراچی میں محکمانہ تربیت کے لئے گیا ہوا تھا اپنے کورس کے دوران بھی بڑی اعلیٰ پوزیشن حاصل کی تا ہم ان کی نعش اگلے روز بذریعہ P.I.A صبح آٹھ بجے کراچی سے فوجی اعزاز کے ساتھ روانہ ہوئی اور پونے ۹ بجے لاہور ائیرپورٹ پر پہنچی۔ نماز جنازہ مکرم چوہدری عبد الستار صاحب آف اسلامیہ پارک لاہور نے پڑھائی جس کے بعد تابوت مزنگ لاہور کے قبرستان میں سپرد خاک کر دیا گیا۔ مرحوم نصیر احمد صاحب منہاس مرحوم کے صاحبزادے تھے جو گیارہ برس پہلے وفات پا گئے تھے۔

احباب کرام دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ محض اپنے فضل سے ان کی والدہ۔ بھائی ہمشیرگان اور دیگر لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے اور مرحوم کی مغفرت فرمائے۔ آمین ثم آمین۔

۸۔ ایسے طلباء جنہوں نے اس سال میٹرک کا امتحان دیا ہے اور اپنی زندگی خدمت دین کے لئے وقف کی ہوئی ہے یا وقف کرنا چاہتے ہیں میٹرک کا نتیجہ نکلنے کے فوراً بعد اپنے رول نمبر نتیجہ امتحان اور مکمل پتہ سے وکالت دیوان تحریک جدید ربوہ کو اطلاع دیں تا کہ ان کا انٹرویو کر کے ان کے وقف اور مستقبل کے پروگرام کے بارہ میں فیصلہ کیا جا سکے۔

۹۔ ربوہ۔ محترمہ ڈاکٹر فہمیدہ صاحبہ آف فضل عمر ہسپتال گذشتہ ماہ بس کے حادثہ میں زخمی ہو گئی تھیں۔ ان کے بازو کی ہڈی اور دو پسلیاں ٹوٹ گئی تھیں۔ ہڈیاں سب خدا تعالیٰ کے فضل سے صحیح طور پر جڑ گئی ہیں لیکن مسلسل لیٹے رہنے اور اس دوران میں بعض ادویہ کے استعمال کی وجہ سے شدید چکر آنے کی تکلیف رہنے لگی ہے۔ مزید برآں بازو کے جوڑ بھی ابھی پوری طرح نہیں کھلے ہیں۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ موصوفہ کو اپنے فضل سے صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے آمین۔

درخواست دعا

گذشتہ اتوار کے روز خاکسار کے برادر زادہ عزیز مبشر احمد سکوٹر پر اپنے دو چھوٹے بھائیوں اور عزیز برادر فضل احمد صاحب کے لڑکے عزیز قمر کو لے کر ماڈل ٹاؤن لاہور سے شہر کی طرف آ رہے تھے کہ راستہ میں ایک موٹر سائیکل سے ٹکر ہو گئی۔ عزیز مبشر احمد کے منہ اور ہونٹوں پر سخت چوٹیں آئیں اور عزیز قمر احمد کی ٹانگ کی ہڈی کو چوٹ آئی اور شکستہ ہو گئی۔ اللہ تعالیٰ کا احسان ہے کہ ہر دو کی جانیں بچ گئیں۔ اس وقت کسی آنے والے ہمدرد بہن بھائی نے راستہ میں سے ان کو لیا اور گھر پہنچایا۔ اب وہ ہسپتال میں زیر علاج ہیں۔ عزیز قمر کو پٹی باندھ دی گئی ہے۔ اور عزیز مبشر کے متعلق اب معلوم ہوا ہے کہ خدا کے فضل سے سر وغیرہ چوٹ سے محفوظ رہے ہیں۔ اور حالت بفضل خدا خطرے سے باہر ہے۔ بزرگان سلسلہ اور احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ عزیزوں کو صحت و برکت والی زندگی نصیب کرے اور ہر پریشانی سے سب کو محفوظ رکھے۔

شیخ مبارک احمد سیکرٹری فضل عمر فاؤنڈیشن ربوہ

ہفتہ اصلاح وارشاد

۲۰ تا ۲۷ اگست

آسمانی پیغام صرف آپ کے لئے ہی نہیں ہے۔ دوسروں کو بھی اس نعمت میں حصہ دار بنایئے۔ ہفتہ اصلاح وارشاد (۲۰ سے ۲۷ اگست) میں اپنی اس خواہش کو پورا کرنے کی تیاری کر لیں۔

قائد اصلاح وارشاد مجلس انصار اللہ مرکزیہ

آٹو ٹیکنیشن کورس

آٹو ٹیکنیشن ٹریننگ کورس جس میں کار ریپیئر کی مکمل ٹریننگ دی جاتی ہے میں داخلے کیلئے نوجوان کم از کم مڈل پاس ۱۵ اگست تک مندرجہ ذیل پتہ پر ملیں

منور کامران مینیجنگ ڈائریکٹر
منی موٹرز B-5-4 گلبرگ II، لاہور
فون نمبر ۸۱۴۴۳

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴